جینٹک مسئلہ؟؟ کیا خدا کو معلوم نہ تھا؟

تحریر: مولانا ضیاء المحسن طیب، برمنگھم

مادرِ جمہوریت کی پارلیمنٹ کے معزز ارکان نے گے میرج بل یعنی ہم جنس پرستی کا بل پاس کر کے پوری دنیا کے ذی شعور لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ اس سوچ میں گم ہیں کہ برطانیہ جیسا ملک جس نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے اُسے مہذب دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہے اس طرح کا غیر اخلاقی اور غیر فطری قانون پاس کر سکتا ہے۔ اس قانون کے مطابق اب مرد مرد سے اور عورت عورت سے شادی یعنی بدفعلی کر سکے گا۔ اس کو شادی کا نام دینا شادی جیسے پاکیزہ رشتے کی توہین ہے۔ اس بدفعلی کو قانونی حیثیت دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یعنی بدفعلی اور لواطت کو قانونی تحفظ حاصل ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق پارلیمنٹ کے معزز اور مکرم ارکان نے اس بل کی حمایت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اس کے حق میں چار سو سے زائد معزز ارکان نے ووٹ دیئے ہیں جبکہ سو کے قریب ارکان نے اس بل کی مخالفت کی ہے۔ پارلیمنٹ میں مسلم ارکان کی بھی اکثریت نے اس کے حق میں ووٹ دے کر اپنا ''فریضہ احسن طریقے سے ادا کیا ہے'' صرف ایک رکن نے اس کی مخالفت کی ہے حالانکہ ووٹنگ آپشنل تھی جو اس کے حق میں ووٹ دینا چاہے یا اس کی مخالفت میں ووٹ دے اس کو اس کا اختیار تھا پھر بھی مسلم ارکان کی اکثریت نے اپنا ایک اخلاقی قانونی اور مذہبی فریضہ سمجھ کر اس کے حق میں ووٹ دیا۔ مسلم ووٹران سے اس کا جواب پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیوں انہوں نے ایک غیر فطری غیر اخلاقی بل کی حمایت کی پھر جبکہ ان کا مذہب، ان کا قرآن، ان کا خدا اس کی شدید مذمت کر چکا ہے اور اس وجہ سے پہلی اقوام کو ہلاک کر چکا ہے۔

قرآن کریم نے چار سورتوں میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے: سورہ اعراف میں یوں ذکر ہے۔ ترجمہ: ''اور بھیجا لوط کو جب کہا اُس نے اپنی قوم کو کیا تم کرتے ہو ایسی بے حیائی کہ تم سے پہلے نہیں کیا اس کو کسی نے دنیا میں۔ تم تو دوڑتے ہو مردوں پر شہوت کے مارے۔ عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم لوگ ہو حد سے گزرنے والے اور کوئی جواب نہ دیا اس کی قوم نے مگر یہی کہا کہ نکالو ان کو اپنے شہر سے یہ لوگ تو بہت پاک رہنا چاہتے ہیں۔ اور برسایا ہم نے ان پر مینہ پتھروں کا پھر دیکھ کیا ہوا انجام گناہ گاروں کا۔''

سورہ ہود میں ہے ترجمہ: ''اور جب پہنچے ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس غمگین ہوا اُن کے آنے سے اور تنگ ہوا دل میں بولا آج کا دن بڑا سخت ہے اور آئی اُس کے پاس قوم اس کی دوڑتی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تھے برے کام بولا (لوط) اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں یہ پاک ہیں۔ سو ڈرو تم اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھ کو میرے مہمانوں میں کیا تم میں ایک بھی شریف آدمی نہیں۔ بولے تو جانتا ہے ہمیں تیری بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں اور تجھ کو تو معلوم ہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔ پھر جب پہنچا حکم ہمارا کر ڈالی ہم نے وہ بستی اوپر نیچے اور برسائے ہم نے اس پر پتھر کنکر کے تہہ بہ تہہ نشان کیے ہوئے تیرے رب کے پاس۔''

سورہ الشعراء میں اس کا ذکر اس طرح کیا ہے۔ ترجمہ: ''کیا تم دوڑتے ہو جہان کے مردوں پر اور چھوڑتے ہو

عورتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بنائی ہیں تم لوگ تو حد سے بڑھنے والے ہو (یعنی خلاف فطرت کام کر کے تم انسانیت کی حد سے بھی نکل چکے ہو) پھر اٹھا مارا ہم نے ان کو اور برسایا اُن پر برساؤ (یعنی پتھروں کی بارش)۔''

سورہ العنکبوت میں اس کا تذکرہ یوں ہے۔ ترجمہ: ''اور بھیجا لوط کو جب کہا اُس نے اپنی قوم کو تم آتے ہو بے حیائی کے کام پر جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا جہاں میں۔ کیا تم دوڑتے ہو مردوں پر اور راہ مارتے ہو اور کرتے ہو برا کام پھر کوئی جواب نہ تھا اُس قوم کا مگر یہی بولے لے آ ہم پر عذاب اللہ کا اگر تو سچا ہے چنانچہ ہم نے اتاری ان پر ایک آفت آسمان سے اس بات پر کہ وہ نافرمان ہو رہے تھے۔''

لواطت یعنی مرد سے مرد کی جنسی خواہش پوری کرنا اس کی تاریخ کیا ہے یہ کہاں سے شروع ہوئی پھر اس کے نتائج کیا برآمد ہوئے اس کا ہم مختصر سا جائزہ پیش کرتی ہیں۔

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بھتیجے ہیں جو ان کے ساتھ عراق سے ہجرت کر کے ملک شام میں تشریف لائے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مکروم اور اُس کے گرد و نواح کی بستیوں کی طرف مبعوث ہوئے تاکہ ان کی اصلاح فرمائیں اور انہیں اس خلاف فطرت اور بے حیائی کے کاموں سے باز رکھیں جن میں وہاں کے لوگ مبتلا تھے۔ اُن سے پہلے دنیا میں اس بیماری سے کوئی واقف نہ تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام ان کو اس شیطانی حرکت سے باز آنے کا کہتے آپ ان سے فرماتے کہ تم صرف ایک گناہ ہی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہو بلکہ یہ فعل کر کے تم انسانیت کی حدود سے بھی نکل چکے ہو، یہ اتنا مکروہ اور برا فعل ہے کہ تم اس سے خدا کے غیض و غضب کو دعوت دے رہے ہو جو تم کام کر رہے ہو ظالمو اس طرح کا کام تو جانور بھی نہیں کرتے تم تو اشرف المخلوقات ہو۔ مگر اس کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ الٹا انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور کہا کہ لوط کو اس بستی سے نکال دو یہ بہت نیک بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب بات حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے اُس قوم کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر حضرت جبرائیل کے ذریعے اُس پوری کی پوری بستی کو تباہ و برباد کر دیا گیا اور آسمان سے اس قوم پر پتھروں کی بارش کی گئی۔ اگر وہ اس وقت جرم تھا اور خدا کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف تھا تو وہ آج کیوں قابل گرفت نہیں ہے۔ یقیناً یہ قابل گرفت جرم ہے۔ لوگو خدا کے عذاب کو دعوت نہ دو۔''

گے میرج کے حوالہ سے بعض مسلمانوں اور خصوصاً ایک صحافی کی طرف سے اس کے حق میں دلائل دینا افسوسناک اور قابل مذمت ہے ایک مسلمان کے لئے سب سے پہلے اُس کا ایمان اور دین ہے باقی تمام چیزیں ثانوی ہیں۔ اس طرح کے دلائل اور بیانات بیمار ذہنیت کی عکاسی کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں خصوصاً ایک صحافی کی طرف سے گے میرج بل کے حق میں مہم چلانا قابل افسوس اور شرمناک ہے۔ کبھی کہا جا رہا ہے کہ یہ ایک سیکولر ملک ہے اس کا اثر مسلمانوں پر اور ان کی مساجد پر نہیں پڑے گا۔ اگر مسلمان ارکان اس کے حق میں ووٹ نہ دیتے تو وہ چیف کی نظروں میں آسکتے تھے ان کے وزیر بننے کے

خصوصاً ایک صحافی کی طرف سے گے میرج بل کے حق میں مہم چلانا قابل افسوس اورشرمناک ہے

۔کبھی کہا جارہاہے کہ یہ ایک سیکولر ملک ہے اس کا اثر مسلمانوں پر اور ان کی مساجد پرنہیں پڑے گا ۔

اگر مسلمان ارکان اس کے حق میں ووٹ نہ دیتے تو وہ چیف کی نظروں میں آسکتے تھے ان کے وزیر بننے کے

امکان ختم ہوجاتے انتہائی بھونڈے دلائل ہیں اور پھر یہ کہا جارہا ہے کہ مسلمانوں کو یہاں مساجد بنانے ،میلاد کے جلوس نکالنے کی آزادی ہے وغیرہ وغیرہ۔
تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان آنکھیں بند کرکے گے میرج کے حق میں ووٹ دینا شروع کردیں اور کہا واہ ماشاء اللہ کتنا اچھا بل پاس کیا گیا ہے خدا کے لئے کچھ تو خیال کریں۔

یہ ایک جینٹک مسئلہ ہے تو کیا خدا کو اس مسئلہ کا معلوم نہ تھا اس نے پوری قوم کو کیوں تباہ کیا۔ اس طرح کی دلیلوں سے یہ مسئلہ جائز نہ ہوگا۔